ابوسعید حنیف احمد محمود۔برطانیہ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر برائے ذیلی تنظیم
وقت 3-4منٹ

مساجد کے آداب

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ وَّکُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا وَلَا تُسۡرِفُوۡا ۚ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡمُسۡرِفِیۡنَ (اعراف:32)

اے ابنائے آدم! ہر مسجد میں اپنی زینت (یعنی لباسِ تقویٰ) ساتھ لے جایا کرو اور کھاؤ اور پیو لیکن حد سے تجاوز نہ کرو۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

رغبتِ دل سے ہو پابند نماز و روزہ
نظر انداز کوئی حصہ احکام نہ ہو

پیارے بچو! مجھے نہایت اختصار سے آپ بچوں کے سامنے اللہ کے گھر جس کو ہم مسجد، بیت الذکر بولتے ہیں کے آداب رکھنے ہیں۔ ہر انسان کی کوئی نا کوئی پسندیدہ جگہ ہوتی ہے۔ جہاں ان کا آنا جانا لگا رہتا ہے۔ جیسے ہم بچے ہیں۔ ہم میں سے بعضوں کو کرکٹ گراؤنڈ بہت پسند ہوگی، کسی کو فٹبال گراؤنڈ اور کسی کو عزیز و اقارب میں سے نانا نانی کا گھر اچھا لگتا ہوگا۔ بعضوں کو دادا دادی کا گھر اچھا لگے گا۔ اللہ تعالیٰ بھی ایک ذات ہے، ایک وجود رکھتا ہے جس نے ہم سب کو پیدا کیا ہے۔ اس کو اپنا بنایا ہوا گھر پسند ہے جسے مسجد، عبادت گاہ یا بیت الذکر کہتے ہیں۔ چونکہ ہمیں اللہ تعالیٰ بہت پیارا ہے اس لیے اُس کی پسندیدہ جگہ، ہماری پیاری جگہ ہے اور لگنی بھی چاہیے۔ مسجد ہم مسلمانوں کی عبادت گاہ ہے۔ جہاں ہم اللہ کے حضور جھکتے اور سجدہ کرتے ہیں کیونکہ مسجد کے لغوی معنی بھی سجدہ کرنے کی جگہ کے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مساجد کو پسندیدہ جگہ اور بازاروں کو ناپسندیدہ جگہ قرار دیا ہے۔

پیارے بچو! جو آیت مَیں نے اوپر تلاوت کی ہے اُس میں پہلا ادب اس مبارک اور مقدّس جگہ کو صاف ستھرا رکھنا بیان ہوا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ ہم انسان جس جگہ رہتے ہیں۔ اس کو صاف ستھرا رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ ہمارے اردگرد ماحول میں بسنے والے جانور، چرند پرند بھی اپنی ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ آج کل تو چرند پرند اور جانوروں کے متعلق معلومات مختلف نیشنل جیو گرافک ٹی وی چینلز پر لگی رہتی ہیں۔ ہم جب بغور اِن کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں ان جانوروں میں بہت خوبیاں نظر آتی ہیں۔ جیسے چرند پرند کے گھونسلوں کو ہی دیکھیں تو یہ پرندے اندر سے گندگی باہر لاتے دکھائی دیتے ہیں۔ وہ بھیٹ وغیرہ باہر آکر کرتے ہیں۔ بلّی کے متعلق مشہور ہے کہ وہ اپنی پاٹی کو مٹی سے چھپا دیتی ہے۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات پیدا کیا ہے۔ ہمیں تو بدرجہ اولیٰ اپنی رہنے کی جگہوں کو صاف سُتھرا رکھنا ہے۔ بالخصوص اللہ کے پیارے گھر کو۔ جہاں صاف ستھرے کپڑے پہن کر جانا چاہیے۔ ہماری جرابیں دُھلی ہوئی ہوں تا ان کی بدبو دوسرے نمازیوں کے لیے بے سکونی کا باعث نہ بنے اگر ممکن ہو اور خوشبو میسر ہو تو اس کے لگا لینے میں کوئی حرج نہیں۔ لہسن، پیاز اور بدبودار کوئی چیز کھا کر مسجد میں نہیں آنا چاہیے۔

پیارے بچو! ہمارے پیارے رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر جگہ، ہر مجلس اور ہر مقام پر جانے کی دعائیں سکھلا رکھی ہیں۔ اللہ کے گھر مسجد میں داخل ہوتے وقت نمازیوں کو نہایت مہذب انداز میں "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ" کہنا چاہیے۔ اگر نماز باجماعت ہو رہی ہو تو پھر سلام بلند آواز سے کہنے کی ضرورت نہیں۔ اس سے نمازیوں کی نماز میں خلل واقعہ ہوتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں داخل ہوتے وقت بِسۡمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ ذُنُوۡبِیۡ وَافۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِكَ کی دعا پڑھنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ جس کے معنی ہیں کہ اللہ کے نام سے، اُس کی سلامتی ہو اللہ کے رسول پر، اے میرے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور اپنی رحمت کے دروازے مجھ پر کھول دے اور مسجد سے باہر آتے ہوئے رَحۡمَتِكَ کی جگہ فَضۡلِكَ کے الفاظ کہنے چاہئیں یعنی فضل کے دروازے کھلنے کی استدعا اللہ تعالیٰ سے کرنے کا حکم ہے۔

پیارے بچو! ان الفاظ میں معمولی سی تبدیلی میں بڑی حکمت ہے۔ ہم جب مسجد میں داخل ہوں تو اللہ کی عبادات کی توفیق اُس کے پورے اصول وضوابط سے کرنے کی دعا مانگیں جو رحمتِ الٰہی میں آتی ہے اور مسجد سے نکلتے وقت اللہ تعالیٰ کا فضل مانگیں۔ یعنی کاروبار اور دیگر ضروریاتِ زندگی میں برکت مانگیں۔ یہ مضمون اللہ تعالیٰ نے ہمیں سورۃ الجمعہ میں وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ (آیت 11) کے الفاظ میں سمجھایا کہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد فضلِ الٰہی کی تلاش میں نکل کھڑے ہوں۔

پیارے بھائیو! مسجد کی طرف آرام اور آہستہ آہستہ بڑھنا چاہیے، دوڑ کر یا تیز تیز چل کر نہ آئیں۔ مسجد میں داخلے سے قبل بایاں پاؤں جوتے سے پہلے اُتاریں اور مسجد میں دایاں پاؤں پہلے اندر رکھیں۔ اور نکلتے وقت بایاں پاؤں پہلے مسجد سے نکالیں اور جوتا پہنتے وقت دایاں جوتا پہلے پہنیں۔ مسجد میں خاموشی سے بیٹھ کر تسبیح و تحمید اور درود شریف پڑھنے میں وقت گزاریں اور اگر ممکن ہو تو مسجد میں داخل ہونے پر دو نفل ادا کریں۔ جسے "تحیۃُ الصلاۃ" بولتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد کو جنت کے باغ کہا ہے جس طرح باغات میں ہم کچھ کھا پی لیتے ہیں۔ اسی طرح مسجد میں تسبیح و تحمید کرنا چاہیے۔ یہ جنت کے باغ کے پھل ہیں۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں بہت دفعہ ہمیں توجہ دلائی ہے جیسے ایک موقع پر فرمایا کہ

"سب سے اہم عمارات مساجد ہیں۔ مسجد کے ماحول کو پھولوں، کیاریوں اور سبزے سے خوبصورت رکھنا چاہیے...اِس کے ساتھ ہی مسجد کے اندر کی صفائی کا بھی خاص اہتمام ہونا چاہیے۔"

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 272)

پھر فرمایا:

"زینت ظاہری کے بارہ میں اور نماز میں توجہ رکھنے کی وجہ سے وضو کا بھی حکم ہے۔ اس سے ایک تو صفائی پیدا ہوتی ہے دوسرا ذرا آدمی ایکٹو ہو جاتا ہے۔"

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 364)

پھر موبائل فون کے حوالے سے آپ نے فرمایا کہ

"نمازوں کے دوران اپنے موبائل فون بند رکھیں... بعضوں کو عادت ہوتی ہے کہ فون لے کے نمازوں پر آجاتے ہیں اور پھر جب گھنٹیاں بجنا شروع ہوتی ہیں تو بالکل توجہ بٹ جاتی ہے نماز سے"

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 195)

اللہ تعالیٰ ہمیں مساجد کے حقوق اور اِس کے آداب کو ہمیشہ مدّ نظر رکھنے کی توفیق دیتا رہے۔ آمین

(کمپوزڈ: مسز عطیۃُ العلیم۔ہالینڈ)